REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۵ — شمارہ ۱۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری ۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516-

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ رشہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم مرزا سلیم احمد صاحب آف لندن کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۸ راپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی حالت تاحال تشویشناک ہے ۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرمائیں ۔

قادیان ۱۳ رشہادت (اپریل)۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

قادیان ۱۳ رشہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال مری آرہ تشریف فرما ہیں ۔ موصوف کے سفر و حضر میں صحت و سلامتی اور بخیریت مراجعت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے ۔

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ — ۱۵ رشہادت ۱۳۵۵ ہش — ۱۵ راپریل ۱۹۷۶ء

چیف منسٹر پنجاب جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب کی قادیان میں تشریف آوری

اور جماعتِ احمدیہ کی طرف سے دی گئی ٹی پارٹی میں کانگرسی نیتاؤں اور معززِ شہریوں کی شمولیت

قادیان ۸ رمارچ ۱۹۷۶ء ۔ پنجاب کے چیف منسٹر جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب آج بعد دوپہر جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم ۔ ایل ۔ اے ۔ قادیان کی دعوت پر یہاں تشریف لائے ۔ اور ریلوے روڈ پر محترم باجوہ صاحب کی کوٹھی کے ساتھ ملحقہ وسیع و عریض میدان میں عظیم اجتماع سے خطاب کیا ۔ یہ اجتماع جناب باجوہ صاحب کی کانگریس میں شمولیت کی خوشی میں ہوا تھا ۔ جس میں قادیان اور علاقہ کے کثیر التعداد لوگوں کے علاوہ دوسرے ضلع کے ہزاروں لوگوں نے شمولیت کرکے جناب باجوہ صاحب کے ساتھ اپنے پیار اور محبت کا اظہار کیا ۔ اور اپنے جوش و خروش سے جناب گیانی صاحب اور ان کے ساتھ آئے ہوئے کانگریس پردھان پنجاب پردیش ۔ ایم ۔ ایل ۔ اے ۔ صاحبان ۔ جنرل سیکرٹری پنجاب پردیش کانگریس ۔ اور ضلع کے اعلیٰ حکام پر یہ ثابت کر دیا کہ جناب باجوہ صاحب ہی اس علاقہ کے لوگوں کے صحیح نمائندہ ہیں ۔ اور اب جبکہ وہ کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں، اُن کے اس اقدام کی جنتا تائید کرتی ہے ۔ جناب چیف منسٹر صاحب کے ہمراہ جناب ترجن سنگھ صاحب طالب پردھان پردیش کانگریس ۔ شریمتی ساجدہ بیگم صاحبہ ایم ۔ ایل ۔ اے آف مالیر کوٹلہ جنرل سیکرٹری پنجاب پردیش کانگریس ۔ جناب پنڈت موہن لعل صاحب سابق وزیر پنجاب ۔ بٹالہ ۔ جناب وشوا متر صاحب سیکرٹری ایم ۔ ایل ۔ اے بٹالہ کے علاوہ متعدد دوسرے لیڈر صاحبان بھی تشریف لائے ۔

جناب گیانی صاحب کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری کے بعد سب سے پہلے جناب پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ میونسپل کمشنر قادیان نے WELCOME ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے جناب باجوہ صاحب کی کانگریس میں شمولیت پر مختصر طور پر روشنی ڈالی اور باجوہ صاحب کی مقبولیت کے بارے میں وضاحت کے ساتھ بتایا کہ اس علاقہ کی جنتا کو ان کے ساتھ کتنا پیار ہے کہ محترم باجوہ صاحب جو فیصلہ کرتے ہیں جنتا اس کی پوری تائید کرتی ہے ۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ان کو جنتا سے اور جنتا کو ان سے دلی پیار ہے ۔ اس میں ہندو، سکھ، مسلمان، عیسائی، ہریجن سب شامل ہیں ۔ بھاٹیہ صاحب نے جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب کی وزارتِ عظمیٰ کے عرصہ میں پنجاب کے اندر ترقی کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی خدمت میں مبارکباد پیش کی ۔ نیز طالب صاحب اور دوسرے لیڈران کی آمد پر ان کا بھی شکریہ ادا کیا ۔

اس کے بعد جماعتِ احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل میونسپل کمشنر نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے عقیدہ اور مذہبی اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ پُرامن شہری کے طور پر رہتے ہیں اور حکومتِ وقت کے ساتھ تعاون کرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ اسی اصول پر کاربند رہیں گے ۔ مکرم عامل صاحب نے آگے چل کر کہا کہ اس وقت کانگریس ہی ایک ایسی پارٹی ہے جو صحیح رنگ میں ملک کی باگ ڈور سنبھال سکتی ہے ۔ اور محترمہ شریمتی اندرا گاندھی صاحبہ کی رہنمائی میں ہمارے دیش نے قابلِ تعریف ترقی کی ہے ۔ اور ترقی کرتا چلا جا رہا ہے ۔ جماعت نے ہمیشہ اور ہر الیکشن کے موقع پر کانگریسی اُمیدوار کو ووٹ دے کر کامیاب کرنے کی کوشش کی ہے ۔ مگر بدقسمتی سے یہاں مقامی حالات ہی کچھ اس قسم کے پیدا ہو گئے تھے کہ جماعت نے گزشتہ الیکشن کے موقعہ پر کانگریسی امیدوار کے مخالف اُمیدوار کو ووٹ دیئے ۔ آج کے عظیم الشان اجتماع اور محترم باجوہ صاحب کی کانگریس میں شمولیت نے جماعت کے اس موقف کو درست ثابت کر دیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد کا انتخاب صحیح تھا ۔ اور محترم باجوہ صاحب ہی اس علاقہ کے لوگوں کے صحیح نمائندہ ہیں ۔ اور ووٹ کے حقدار ہیں ۔ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے کہ جو شخص اہل ہو حکومت اس کے سپرد کی جائے ۔

مکرم عامل صاحب نے وزیرِ اعظم شریمتی اندرا گاندھی جی کے بیس نکاتی پروگرام کی پرزور حمایت کی ۔ اس کے نتیجہ میں دیش کے اندر ہو رہی ترقی کو سراہتے ہوئے جناب گیانی صاحب کو جماعت کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا ۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۸ پر)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۶ ر امان (مارچ) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

ربوہ ۲۶ ر امان ۔ آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی ۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیت

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

(البقرہ : ۲۵۷)

کی تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ اسلام نہایت ہی حسین اور عظیم مذہب ہے ۔ وہ اپنی صداقت کے اتنے زبردست دلائل اور پھر اپنے ساتھ آسمانی نشانات کا ایک ایسا سمندر رکھتا ہے جس کے ہوتے ہوئے اسے اپنی اشاعت اور تبلیغ کے لئے کسی جبر کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ۔ ان دلائل اور روشن نشانات کو موجودہ علمی زمانہ کی ضروریات کے مطابق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ایسے رنگ میں پیش فرمایا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اسلام کو اعتراضات کا ہدف بنانے والے لوگوں کے رویہ میں بھی اب نمایاں تبدیلی نظر آرہی ہے ۔

حضور نے فرمایا، لیکن ان دلائل اور نشانات کے باوجود بعض لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار کی ضرورت ہے ۔ حالانکہ مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ واضح رنگ میں اس کی تردید فرماتا ہے ۔

اسلام کی طرف جبر کا نظریہ منسوب کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا، جبر کی ایک شکل تو یہ ہے کہ لوگوں کو جبراً اسلام میں داخل کیا جائے ۔ اور دوسری شکل ان دنوں ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ جبراً کسی کو دین سے نکالا جائے ۔ اور کہا جائے کہ تمہارا یہ حق نہیں ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۸ پر)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ شہادت ۱۳۵۵ ہش

لنڈن میں ایک عالمی اسلامی ثقافتی میلہ
اور
اسلام کی عالمگیر تبلیغ و اشاعت کی کامیاب مہم

تین ماہ کے لئے لنڈن میں "ورلڈ آف اسلام فیسٹیول" کے نام سے ایک میلہ یا جشن منایا جا رہا ہے جس کے ابتدائی دنوں میں ایک دس روزہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس بھی ہو رہی ہے۔ اس کا افتتاح مرحوم شاہ فیصل کے صاحبزادے پرنس محمد الفیصل نے مورخہ ۳ اپریل کو رات کو ایک خصوصی افتتاحی تقریر کے ساتھ کیا۔ پرنس فیصل کی افتتاحی تقریر اور فیسٹول سے متعلق مختصر معلومات پر مشتمل ایک تفصیلی خبر اخبار الجمعیۃ دہلی سے اسی پرچہ میں دوسری جگہ نقل کر دی گئی ہے۔ تا اس بارہ میں کسی قدر خاکہ ذہن میں آجائے۔

آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اسلام کی عالمگیر مقبولیت کی جو بشارات دی ہیں اُن کے پورا ہونے کے آثار دن بدن روشن ہو رہے ہیں۔ دنیا کے دلوں میں عجیب طور سے اندر ہی اندر اسلام کی طرف ایسا رجحان بڑھ رہا ہے جس کی مثال پہلے کبھی مشاہدہ میں نہیں آئی۔ مادی نگاہیں رکھنے والے اس کی وجوہ خواہ کچھ اور ہی بیان کریں، اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ساری دنیا میں ایسی ہوا چل پڑی ہے اور بین الاقوامی حالات اس طور سے جلد جلد بدل رہے ہیں کہ آج دین اسلام ساری دنیا کے لئے مرکزِ توجہ بن گیا ہے۔

اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ دنیا کے اس غیر معمولی رجحان سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھائیں اور بیرونی دنیا کو اسلام سے اس طور پر متعارف کرائیں کہ اس کی ذاتی خوبیوں کے گرویدہ بن جائیں۔ اور اس کی لازمی ضرورت کو محسوس کرنے لگیں۔ اور اس کے بغیر ان کی زندگی بے کیف نظر آنے لگے۔ اسلام اپنے دامن میں وہ سب کچھ رکھتا ہے جس کی اس وقت دنیا کو بڑی ضرورت ہے۔ وہ دنیا کے تمام اُن پیچیدہ مسائل کا اطمینان بخش حل پیش کرتا ہے جس سے دنیا والے قطعی ناآشنا اور بے خبر ہیں۔ اسی لئے وہ نہایت درجہ پریشان بھی ہیں۔ اسلام نوعِ انسان کا سچا ہمدرد اور ہر شخص کو انسانی شرف کے اعلیٰ مقام تک پہنچانے والا زندہ دین ہے۔ مگر افسوس اس وقت مسلمان اپنی عددی کثرت کے باوجود اسلام کے شاندار اور اثر انگیز عملی نمونہ سے یکسر عاری ہو چکے ہیں۔ عامۃ المسلمین کی بے عملی دین اسلام کے لئے جس طور پر شدید نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے۔ لیکن یہی صورت حال بسا اوقات عمائدین اسلام کے لئے خاصی پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔ اس وقت انہیں غیر مسلم دنیا کے سامنے معذرت خواہی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اس کی ایک تازہ مگر نہایت درجہ حسرت انگیز مثال شہزادہ فیصل کی اس افتتاحی تقریر میں مل جاتی ہے جبکہ اسی ماہ کی تین تاریخ کی شب کو انہوں نے ایک طرف تو ساری غیر مسلم دنیا کو اس امر کی دعوت دی کہ دورِ جدید کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلام کو حقیقی توجہ کا مرکز بنانا نہایت ضروری ہے۔ لیکن ساتھ ہی معذرت خواہانہ انداز میں اس حد تک کہنے پر مجبور ہو گئے کہ:-

"اسلام کا اندازہ مسلمانوں کی کمیوں سے نہیں، قرآن و شریعت کی تعلیمات سے لگائیں۔"

اس اپیل میں جہاں تک جنابِ شہزادہ موصوف کی صاف گوئی کا تعلق ہے وہ تو قابل داد ہے۔ لیکن اُن کی معذرت خواہی کے انداز سے تو مدعی سست اور گواہ چُست والی صورت بن جاتی ہے۔ اس لئے کہ جب شہزادہ صاحب نے غیر مسلموں سے یہ اپیل کی کہ "وہ اسلام کا اندازہ مسلمانوں کی کمیوں سے نہیں، قرآن و شریعت کی تعلیمات سے لگائیں۔" تو دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ داعیانِ اسلام تو دنیا کو اسلام کے لئے کوئی عملی نمونہ نہ دکھائیں گے۔ اُن کی بے عملی کے سبب وہ تو اس بنیادی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئے، اب یہ غیر مسلم دنیا کا فرض ہے کہ خود ہی اسلام کو قرآن و شریعت کے آئینہ میں سٹڈی کریں۔ اور دورِ جدید کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلام سے وہ سب کچھ تلاش کریں، جس کی ضرورت ہے ۔۔۔!؟

شہزادہ صاحب کو چاہیئے تھا کہ اسلام کی صحیح رنگ میں نمائندگی کرتے ہوئے پوری عزیمت کے ساتھ غیر مسلم دنیا کو مدلّل طور پر یہ بات ذہن نشین کراتے کہ فی الواقع اسلام میں ایسی زبردست اندرونی طاقتیں موجود ہیں کہ وہ دورِ جدید کے سبھی چیلنجوں کا کامیابی کے ساتھ جواب دے۔ بیشک ساتھ ہی یہ بھی کہتے کہ کیا ہوا اگر مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ دینِ اسلام کی سچی تعلیمات کا عملی نمونہ پیش

نہیں کرتا۔ یہ نام کے مسلمان ہیں۔ غیر مسلم دنیا ان لوگوں کو نہ دیکھے۔ بلکہ فلاں حصّہ کے مسلمانوں کو دیکھے جو گو تعداد میں زیادہ نہیں پھر بھی اسلام کی جیتی جاگتی عملی تصویر ہیں۔ مگر افسوس کہ شہزادہ صاحب ایسا نہیں کر سکے ۔۔۔!!

بایں ہمہ ان کی طرف سے معذرت خواہی کا انداز ہی اس بات کی دلیل ہے کہ فی الوقت اسلام کے داعی خود عمل سے عاری ہیں اور اسلام کے عملی حصّہ سے دُور جا پڑے ہیں۔ ورنہ اسلام کے اصل داعی کا جو مقام قرآن پاک میں بیان ہوا ہے وہ تو قرآنی الفاظ میں یہ ہے کہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۔
(سورۃ یوسف آیت ۱۰۹)

تو کہہ دے کہ یہ میری راہ ہے۔ میں خود بھی اور جو کوئی میرا سچا متبع ہے اس راہ کی طرف تمام دنیا کو علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتے ہیں۔

پرنس فیصل مسلمانوں کی عملی کمزوریوں کو معذرت خواہی کے جیسے بھی الفاظ میں چھپا کر پیش کریں۔ قرآن کریم کی رُو سے صحیح معنوں میں کیا وہ خود اسلام کے داعی کہلا سکتے ہیں؟ یا اُن کا داعیٔ اسلام کے صحیح پیروکاروں میں ان کا شمار ہو سکتا ہے؟ بات بالکل صاف ہے۔ دوسروں کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے تم خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کیا تم خود علیٰ وجہ البصیرت ہو۔ اگر ایسا ہے تو بڑی مبارک بات ہے۔ لیکن اگر نہیں تو کس منہ سے اسلام کے داعی بن کر میدان میں آئے ہو!!

یہ مانا کہ فی زمانہ مسلمانوں کی اکثریت بے عمل ہو گئی ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ اُمّتِ محمدیہ ساری کی ساری ہی کمیوں کا شکار ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نفی فرمائی ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ کہ میری امت سے ایک نہ ایک گروہ ایسا ضرور برقرار رہے گا جس کے افراد حق و صداقت پر قائم دائم ہوں گے۔ بلفظِ دیگر اُمّتِ محمدیہ پر کبھی ایسا وقت نہیں آئے گا جب ان میں صلحاء کی جماعت قطعی طور پر مفقود ہو جائے۔ اور یہی تو امتیازی شان ہے اُمّتِ محمدیہ کی! اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو امت کے نیکو کار حصّہ کا اس وقت بھی استثناء فرما دیا جب حضورؐ نے (ایک ہی حدیث کے مطابق) فرمایا کہ میری امت پر فساد اور بگاڑ کے بالکل ویسے ہی حالات گزریں گے جیسا کہ بنی اسرائیل پر گزر چکے جس طرح جوتے کا ایک پاؤں دوسرے جوتے کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح برائیوں میں میری امت کے بگڑے ہوئے افراد بھی اسی طور کے بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے ۔۔۔ اگر یہود و نصاریٰ ۷۲ فرقوں میں منقسم ہوئے تھے تو میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی ۔۔۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا کُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً "کہ سب کے سب فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک فرقہ کے"۔ دیکھا آپ نے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ناجی فرقہ کا کس طرح استثناء فرما دیا!!

۔۔۔ ان حالات میں دانشمندی کا تقاضا ہے کہ غیر مسلم دنیا کو دورِ جدید کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے اسلام کا مطالعہ کرنے کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ خود اسلامی دنیا اس بات کی جستجو کرے کہ حق و صداقت پر قدم مارنے والے یا ناجی فرقہ کے خوش قسمت لوگ کون ہیں۔ تا ان میں شامل ہونے کی کوشش ہو ۔۔۔!!

رہا یہ سوال کہ ان خوش قسمت افراد کی پہچان کیا ہے؟ اس لئے کہ باوجود بے عملی کے دعویٰ تو سبھی فرقوں کے مسلمان اپنے آپ کے حق پر ہونے کا کرتے ہیں!! ۔۔۔ سو واضح ہو کہ حق و صداقت پر قدم مارنے والا فرقہ اپنے عمل اور کردار سے پہچانا جا سکتا ہے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کی واضح علامت "مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ" بیان کی ہے کہ میرے اپنے اور میرے صحابہ کے عملی نمونہ پر عامل ہوں گے۔ اور ابھی سورت یوسف کی آیتِ کریمہ کے حوالہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے سچے متبعین دوسروں کو اسلام کی دعوت دینے سے قبل خود اسلام کے عامل تھے درانحالیکہ عامۃ المسلمین کے بارہ میں پرنس فیصل کا اعتراف و اعلان واضح ہے۔ اس صورت میں مخصوص فرقہ کا پہچانا جانا چنداں مشکل نہ رہا۔

ماسوا اس کے احادیثِ نبویہ کی رُو سے یہ بھی ثابت ہے کہ مسلمانوں کی عملی کمزوری کے وقت اُن کی روحانی اصلاح کی غرض سے امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مقدر ہے۔ اسی کے ساتھ ایک طرف امام مہدی کے ظہور کے زمانہ کی جو جو علامتیں احادیث میں مذکور ہوئی ہیں وہ سب کی سب بیّن طور پر اس وقت پوری ہو چکی ہیں تو دوسری طرف عین وقت پر مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ نہ صرف دعویٰ بلکہ عملی طور پر دینِ اسلام کی تجدید و احیاء اور اس کی عظیم القدر خدمت کے وہ کام بڑی ہی کامیابی و کامرانی سے سرانجام دینے شروع کر دیئے جو امام مہدی کے کرنے کے تھے۔ چنانچہ آپ کی زندگی کا ایک ایک دن اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ آپ ہی واحد شخصیت ہیں جو اسلام کے ضعف کے وقت ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح اسلام کی جانب سے مخالفینِ اسلام کے سامنے ہمیشہ سینہ سپر رہے۔ اور ہر موقعہ پر اپنے وجود کو اسلام کی زندہ تاثیرات دکھانے کا ذمہ دار سمجھا اور پیش کیا۔ حتیٰ کہ یہ جو دورِ جدید کے چیلنجوں کے مقابلہ کے وقت بڑے بڑے علماء اور اسلامی لیڈروں کے پسینے چھوٹ رہے ہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام آج سے

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت کا نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے روح پرور بصیرت افروز افتتاحی و اختتامی خطاب

فقہ احمدیہ کی تدوین کیلئے ایک اہم قرارداد ۔ ہر سہ انجمنوں کے سالانہ بجٹ ہائے کی منظوری

سوز و گداز، تضرع اور رقت کی غیر معمولی کیفیت سے معمور دعاؤں کے ساتھ مجلس کا انعقاد و اختتام

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت کا بتاریخ ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ کو ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی پہلے روز نماز جمعہ سے فراغت کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پہلے اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا اور پھر نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چار بجے سہ پہر "ایوانِ محمود" میں تشریف لائے ملک کے طول و عرض سے تشریف لانے والے نمائندگانِ کرام نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی آپ نے سورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت فرمایا تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا اب دعا کے ساتھ ہم اپنی اس مجلس مشاورت کا افتتاح کرتے ہیں چنانچہ حضور نے لمبی پرسوز اجتماعی دعا کرائی دعا کے بعد حضور نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا یوں تو ہماری یہ مجلس مشاورت ہمیشہ ہی بڑی اہم ہوتی ہے لیکن جس سال ہم نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اعلان کیا اور اس کے بعد ساری دنیا میں جو تغیرات اور حالات رونما ہو رہے ہیں ان کی وجہ سے اس مجلس مشاورت کی اہمیت پہلے سے بہت بڑھ جاتی ہے اس لئے احباب کو دعائیں کرتے ہوئے اور پوری توجہ دیتے ہوئے مشاورت کی کارروائی میں حصہ لینا چاہئیے۔

حضور نے فرمایا ہم نے ایک منصوبہ الٰہی اذن کے تحت بنایا جس کا نام صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ رکھا گیا۔ جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے الٰہی بشارتوں اور افاضوں کے ماتحت جو ہمارے اندازوں سے کہیں بڑھ کر تھی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حقیر مالی قربانی پیش کی اگرچہ جوبلی کا سال شروع ہونے میں قریباً چودہ سال کا عرصہ باقی ہے۔ لیکن ہم نے فیصلہ کیا کہ بعض بنیادی اہمیت رکھنے والے کاموں کی ابتداء کر دینا چاہئیے۔ مثلاً یورپ کے متعدد اہم ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام ہے۔ جس کی ابتداء ہو چکی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال میں نے اپنے سفر یورپ کے دوران سپین میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو امید ہے کہ آئندہ ماہ جولائی تک انشاء اللہ مکمل ہو جائے گی اس ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بکثرت لوگ احمدی ہو رہے ہیں جو بڑے مخلص اور جوشیلے ہیں۔ الحمد للہ۔ حضور نے فرمایا آئندہ دو سالوں تک ناروے میں مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کا ارادہ ہے پھر یورپ کے بعض اور ایسے ممالک میں جو کسی زاویہ نگاہ سے ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتے ہیں عقل و فہم فراست و تدبر دلائل اور آسمانی نشانات کی مدد سے ہم نے غلبہ اسلام کے لئے آنے والی مہم کے لئے پوری تیاری کرنی ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر لحاظ سے بیدار اور چوکس رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں حضور نے پریس کے قیام اور اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت کے سلسلے میں بعض پیش آمدہ مسائل کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ یہ رکاوٹیں ہمارے رستے میں عیسائیوں کی طرف سے حائل ہو رہی ہیں ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ اور عقل دے اور وہ ایک ایسی مہم میں رکاوٹ نہ ڈالیں جس کی کامیابی بہر حال آسمان پر مقدر ہو چکی ہے۔

حضور نے جماعت کو دین کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق مخلص اور تجربہ کار خدام اسلام مہیا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا بھی مختصر طور پر تذکرہ فرمایا جو نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں کام کرنے والے احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ ظاہر ہو رہے ہیں اور فرمایا کہ باوجود اس کے کہ بعض عیسائی حلقے اپنے حسد کے باعث ہمارے کام میں روکیں حائل کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں غیر معمولی طور پر شفا رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض ممالک کے وزراء اپنے ہسپتالوں کو جو ہر طرح کی سہولتوں سے آراستہ ہیں چھوڑ کر ہمارے ڈاکٹروں کے پاس آتے ہیں اور برملا اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ سرکاری ہسپتالوں میں اور سب کچھ ہے لیکن وہ شفا وہاں نہیں ہے جو احمدی ڈاکٹروں کے ہاں میسر ہے حضور نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ ہم نے افریقی ممالک میں انسانیت کی بے لوث خدمت کے لئے ۳۰ تربیت یافتہ ڈاکٹر مہیا کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ پانچ سال کی بجائے ڈیڑھ سال ہی میں پورا ہو گیا لیکن اب ان ڈاکٹروں کی جگہ نئے ڈاکٹر آنے چاہئیں اس کے لئے ممکن ہے کہ مجھے بیرونی ممالک میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کو تحریک کرنی پڑے کہ وہ افریقہ جا کر ہمارے منصوبہ کے تحت کام کریں۔

آخر میں حضور نے فرمایا دنیا میں اس وقت جو حالات رونما ہو رہے ہیں ان کی وجہ سے ہماری ذمہ داری بھی اب محدود نہیں رہی بلکہ ساری دنیا کی ذمہ داری بن گئی ہے لیکن یہ مساعی تب ہی کامیاب ہو سکتی ہیں جبکہ میں اور جماعت ایک وجود بن کر اپنی کوششوں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہونا وہ نہیں جو میں نے یا آپ نے چاہا ہو گا وہی جو خدا نے چاہا۔ اور خدا نے یہی چاہا ہے کہ مہدی معہود کے ذریعہ اب اسلام دنیا میں غالب آئے اس لئے یہ بہر حال ہو کر رہے گا انشاء اللہ

حضور کے اس بصیرت افروز خطاب کے بعد ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے حضور کے ارشاد پر پانچ سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔

مجلس مشاورت کی دیگر کارگذاری

جیسا کہ ابتداء میں ذکر ہوا ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ کو ایوان محمود میں منعقد ہوئی ان تین دنوں میں کل چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں غلبہ اسلام کی عظیم آسمانی مہم میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے جماعت کی تین مرکزی تنظیموں یعنی صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ ہائے آمد و خرچ منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔ ان کے علاوہ دیگر متعدد تربیتی اصلاحی تجاویز بھی زیر غور آئیں۔

امسال کی مجلس مشاورت کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں فقہ احمدیہ کی تدوین و ترتیب کے متعلق تاریخی اہمیت کی حامل ایک اہم قرارداد بالاتفاق پاس کی گئی جس کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ حضور ایک ایسی سب کمیٹی مقرر فرمائیں جو فقہ احمدیہ کو مرتب و مدون کرے اور جو حضور کی منظوری سے کتابی صورت میں شائع ہو کر جماعت کے ہر فرد کے لئے قضائی معاملات اور ملکی عدالتوں میں پرسنل لاء کا کام دے سکے۔

حسب سابق امسال بھی ملک کے ہر حصہ اور ہر علاقہ سے احمدی جماعتوں کے نمائندگان اپنی اس مرکزی مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے اس دفعہ شامل ہونے والے نمائندگان کی کل تعداد ۷۸۵ تھی جبکہ ۹۰۰ دیگر احمدی احباب بھی بطور مہمان مختلف مقامات سے تشریف لا کر مشاورت کی کارروائی سے مستفید ہوتے رہے مقامی احباب ان کے علاوہ تھے جو پانچ صد کی تعداد میں بطور زائر کارروائی سنتے رہے۔ مستورات کے لئے ایوان محمود کی گیلری میں برعایت پردہ انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ بھی تینوں دن التزام کے ساتھ آتی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد

شوریٰ کے اجلاسوں میں مندرجہ ذیل خوش قسمت اصحاب کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

(۱) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور (۲) محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب (۳) محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی (۴) محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور (۵) محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ

مجلس مشاورت کے دوسرے روز یعنی ۲۷ مارچ بروز ہفتہ کی شب کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جملہ نمائندگان کرام اور متعدد مہمانوں کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر دار الضیافت میں ایک خصوصی عشائیہ دیا گیا جس کا اہتمام محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور اپنے خدام کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا اور دعوت کے اختتام پر اجتماعی دعا کرائی۔

فقہ احمدیہ کی تدوین کے متعلق تاریخی قرارداد

۲۸ مارچ کو منعقدہ آخری اجلاس میں جب سب کمیٹی وصیت کی سفارشات پر غور ختم ہوا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب نے فقہ احمدیہ کی تدوین کے سلسلے میں تاریخی اہمیت کی حامل ایک اہم قرارداد پیش فرمائی جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:-

"فقہی معاملات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد حسب ذیل ہے:-

"اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفیہ پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفیہ کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء سلسلہ اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں۔ لیکن ہوشیار رہیں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں ہاں جہاں قرآن و سنت کو کسی حدیث کے معارض پائیں تو اس حدیث کو چھوڑ دیں۔"

(الحق لدھیانہ صفحہ ۱۵ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱۱)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مندرجہ بالا تعلیم کی پابند رہی ہے اور ہے لیکن ابھی تک فقہ احمدیہ پورے طور پر مدون شکل میں جماعت کے سامنے نہیں آئی اس لئے:-

مجلس شوریٰ (جو تمام جماعتہائے احمدیہ کی نمائندہ مجلس ہے) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتی ہے کہ حضور ایک سب کمیٹی مقرر فرمائیں جو فقہ احمدیہ کو مدون و مرتب کرے اور یہ فقہ مسائل وراثت، ہبہ، نکاح، زکوٰۃ، گارڈین شپ اور دوسرے ضروری فقہی امور پر مشتمل ہو جسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد فقہ احمدیہ حنفیہ اسلامیہ یا مختصراً فقہ احمدیہ کے نام سے شائع کیا جائے تاکہ یہ فقہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے تنازعہ معاملات اور ملکی عدالتوں میں پرسنل لاء کا کام دے سکے"

مختلف نمائندگان نے اپنی آراء کا اظہار کرتے ہوئے اس قرارداد کا پرجوش خیر مقدم کیا اور جب اسے رائے شماری کے لئے پیش کیا گیا۔ تو جملہ نمائندگان نے متفقہ طور پر اس کی تائید کی یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی نمائندگان کے ہمراہ کھڑے ہو کر اس کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

اس تاریخی قرارداد کے پاس ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی فقہ کی حقیقت اور اس کی اہمیت اور اس کے بارہ میں بزرگان سلف کی انتھک مساعی پر مختصر طور پر مگر نہایت جامع دلنشین اسلوب میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ فقہ کے جو چار مشہور امام گذرے ہیں (حضرت امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) وہ فقہی مسائل میں اختلاف کو جائز قرار دیتے تھے انہوں نے اختلاف کی بناء پر نہ کسی کو غیر مسلم قرار دیا اور نہ کسی پر کفر کا فتویٰ لگایا۔

حضور نے اس بارہ میں قرآن، حدیث اور سنت کی اہمیت کو بھی واضح فرمایا اور بتایا کہ ہمارے بزرگوں نے کس طرح بنیادی طور پر قرآن کریم کو مقدم رکھا اور سنت اور حدیث اور ان کا اجتہاد بھی دراصل قرآن پاک کی ہی تعبیر پر مشتمل ہوتا تھا۔

حضور نے فقہ احمدیہ کی تدوین کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بلاشبہ کسی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی وقت یہ کہہ دے کہ ہم احمدیوں کے معاملات کا فیصلہ حنفی فقہ کے مطابق نہیں کریں گے یا شافعی فقہ کے مطابق نہیں کریں گے۔ لیکن دنیا کی کوئی عقل یہ فیصلہ نہیں کر سکتی اور نہ یہ کسی حکومت یا ملک کو حق حاصل ہے کہ وہ جماعت کے فقہی معاملات کا فیصلہ خود اپنے مقرر کردہ قانون کے ماتحت کرے۔ یہ ہمارا حق ہے کہ ہم بتائیں کہ ہمارے معاملات کا فیصلہ کس فقہ کے مطابق کیا جائے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی فقہ کو جو پہلے بھی موجود ہے اب تفصیلی صورت میں مدون کریں ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کا پھیلاؤ اور اس کی بین الاقوامی اہمیت کا بھی یہ تقاضا ہے۔ اس کے مدون ہونے کے بعد ساری دنیا کے احمدیوں کے لئے فقہ کے مسائل بنیادی اور اصولی طور پر یکساں ہوں گے ہاں جزئیات میں مختلف ممالک کے حالات کے ماتحت فرق ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی کو اس یقین سے معمور ہونا چاہئیے کہ وہ وقت آنے والا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آئے گا جبکہ خدائی وعدوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہدی سے متعلق دی گئی بشارات کے مطابق مہدی معہود کی جماعت کے ذریعہ تمام نوع انسانی کو اُمت واحدہ بنا دیا جائے گا۔ اور وہ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے یہ وقت آئیگا اور ضرور آئے گا۔ لیکن اس کے آنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم سے ہر قسم کی قربانیاں طلب کی جائیں اور ہم اپنی تدابیر اور دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیں حضور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا
(التحریم ۷)

کہ اپنے نفسوں کو بھی اور اپنے اہل خاندان کو بھی دوزخ کی آگ سے بچانے کی کوشش کرو اور دوزخ سے بچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم اسلام کے ساتھ وابستہ رہیں اور شریعت اسلامیہ کے تمام احکام پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خود گمراہ ہو گیا ہو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے سکتا بشرطیکہ تم خود ہدایت یعنی صراط مستقیم پر قائم رہو آخر تم نے خدا کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اور وہی یہ فیصلہ کرے گا کہ جنتی کون ہے اور تمہارے اعمال مقبول بھی ہیں یا نہیں۔ (المائدہ ۱۰۶)

حضور نے فرمایا ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے توحید خالص پر ایمان لانے والے ہیں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خدام میں سے ہیں۔ اسلام سے ہماری وابستگی کا تعلق ہمارے قلوب سے ہے دنیا بے شک ہمیں کافر کہے۔ دستوری یا قانونی اغراض سے ہمیں غیر مسلم بھی قرار دیا جا سکتا ہے لیکن دنیا کی کسی طاقت یا قوت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے اور نہ اسے یہ حق دیا جا سکتا ہے کہ وہ کسی احمدی سے یہ کہلوانے کی کوشش کرے کہ وہ اسلام سے ارتداد اختیار کرتا ہے۔ اگر ساری دنیا کے مصیبتوں کے پہاڑ بھی ہم پر مسلط کر دئے جائیں اور پھر ہمیں یہ کہا جائے کہ تم اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرو تو پھر بھی ہرگز ایسا نہیں ہو گا ہم بڑی خوشی کے ساتھ اپنے جسم کے ذرہ ذرہ کی قربانی پیش کر دیں گے لیکن کبھی ایسا نہیں کریں گے میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی بھاری اکثریت کے قلوب میں وہ ایمانی بشاشت موجود ہے جس کی موجودگی میں اس کے قدم کبھی ڈگمگا نہیں سکتے۔ جو جماعت دن رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی ہے۔ بنی نوع کی سچی ہمدردی رکھتی ہے جسے خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہے وہ بھلا کیسے لوگوں کے کہنے پر اپنے ایمان سے انکار کر سکتی ہے۔ وہ یقیناً ہر حالت میں اسلام پر قائم رہے گی۔

آخر میں حضور نے فرمایا کسی حالت میں بھی تمہارے اندر غصے کے جذبات پیدا نہیں ہونے چاہئیں بلکہ لوگوں کے لئے انتہائی رحم پیدا ہونا چاہئیے۔ اور ان کے حق میں دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ اپنے عمل سے اسلام کو بدنام نہ کریں اور ہر وقت اپنی اور اپنے اہل وعیال کی اصلاح کی فکر رکھنا چاہئیے اور دین کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔ ہمارا تو مقام ہی یہ ہے کہ

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں
(المسیح الموعودؑ)

خدا کرے کہ ہمارے اندر ہمیشہ یہی روح قائم رہے اور جن قربانیوں کی اسلام کو ضرورت ہے ان کے پیش کرنے کی ہمیں توفیق حاصل ہو تاکہ وہ دن جلد آ جائے جبکہ ساری دنیا میں حسین معاشرہ قائم ہو جائے اور وہ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے آمین۔

اس کے بعد حضور نے لمبی اجتماعی دعا کرائی جو کہ سوز و گداز تضرع و ابتہال کی ایک غیر معمولی کیفیت اپنے اندر رکھتی تھی۔ اس اجتماعی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر کے اسلامی آداب

مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

تمام تعریف و توصیف اور حمد و ثنا احسن الخالقین اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے انسان کو اعلیٰ ترین قوی و استعداد عطا کرکے حسین ترین صورت و بناوٹ پر پیدا کیا ہے کہ وہ فرماتا ہے

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ" (التین)

کہ یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں اور حسین سے حسین صورت میں پیدا کیا ہے۔ کوئی غور کرے یا نہ کرے لیکن حقیقت یہی ہے کہ انسان کے حسن و جمال کے مقابلے میں دنیا کی حسین ترین اور جمیل ترین چیز کا حسن و جمال ہیچ ہے۔ پر انسان کی یہ خوبصورتی اور حسن و جمال اور قدر و منزلت صرف اس کی ظاہری صورت و بناوٹ کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ اس کی حقیقی خوبصورتی، حسن و جمال اور قدر و منزلت اس کی باطنی خوبصورتی، باطنی قوی و کمالات کی وجہ سے ہے۔ انسان کی ظاہری خوبصورتی بھی بے شک قدرت کی ایک عطا ہے۔ مگر اس کی کشش اور قدر و منزلت منحصر ہے باطنی خوبصورتی یعنی خوش اخلاقی اور خوش گفتاری پر ——

دراصل انسان کو انسان کہتے ہی اس لئے ہیں کہ اس کا مہیا اور نظام ایک دوسرے سے اُنس و محبت اور ملنساری پر موقوف ہے۔ (مفردات) اور اُنس و محبت اور ملنساری کا ایک اہم ترین ذریعہ "تکلّم و بیان" ہے۔ باہمی تکلّم اور بیان کے ذریعہ سے ہی انسان ایک دوسرے کے قریب ہوتے جاتے ہیں اور آخر پائیدار محبت کی سلک میں منسلک ہو جاتے ہیں۔ بغیر تکلّم اور بیان کے مثبت اور پائیدار محبت قائم ہو ہی نہیں سکتی۔ گو حسن و احسان سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے مگر وہ محبت تکلّم اور بیان کے بغیر نتیجہ خیز اور پائیدار ثابت نہیں ہوتی۔ جیساکہ لوگوں کا ایک طبقہ یہ مانتا اور تسلیم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حسن پتے پتے پر عیاں اور اس کے بے انتہا احسانات ذرّے ذرّے پر ظاہر و باہر ہیں۔ مگر وہ لوگ خدا کی صفتِ تکلّم اور صفتِ بیان کے منکر ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ پہلے بولتا تھا اب نہیں بولتا۔ چنانچہ اس عقیدے کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کے قلوب سے خدا تعالیٰ کی حقیقی محبت مفقود ہو گئی ہے اور صرف رسمی محبت رہ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بے دریغ خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف جرائم و گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں —— یا

فرض کریں مرد اور عورت ظاہری حسن و احسان کو دیکھ کر ایک دوسرے سے محبت کرتے اور ازدواجی رشتے میں منسلک ہو جاتے ہیں مگر بعد میں وہ ایک دوسرے کے لطیف جذبات اور دکھ سکھ کی باتیں سمجھنے اور سمجھانے سے قاصر ہوتے ہیں تو زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ ان کے درمیان کسی قسم کی غلط فہمیاں پیدا ہونے کی وجہ سے ان کے چمنِ محبت میں خزاں آجائے گی اور دیکھتے دیکھتے وہ باغ اُجڑ کر رہ جائے گا۔ پس باہمی اُنس و محبت کو قائم و دائم رکھنے کے لئے صفتِ تکلّم اور قوتِ بیان انتہائی اہم اور اوّلین ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ——

"خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ"

کہ اس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو فصاحت و بیان بخشا۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسان کے معاً بعد تعلیم بیان کا ذکر کرکے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ انسان کو پیدا کرنے کے بعد سب سے پہلے اسے جس وصف کی ضرورت تھی وہ وصف بیان تھا۔ نیز حقیقی بیان کہلانے کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جس سے انسانوں کے درمیان باہمی محبت و اُنس پیدا ہو اور وہ بیان دراصل بیان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جس سے باہمی نفرت اور بُعد کی وسیع خلیج حائل ہو اس لحاظ سے مسئلہ بیان بڑا ہی نازک مسئلہ بن جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نازک مسئلہ میں بھی انسان کی پوری راہنمائی کے لئے زرّیں اصول اور آداب کے مجموعہ قرآن کریم کا انتظام فرمایا جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مذکورہ بالا دو آیتوں سے قبل اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ

یعنی وہ رحمٰن ہے جس نے اپنی صفتِ رحمانیت کے تحت اس کو قرآن سکھایا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر کو مفید اور موزوں بنانے کے لئے اسلام نے ہمیں کیا کیا اصول و آداب سکھائے ہیں؟ سو یاد رہے کہ اس مقصد کے لئے اسلام نے جس گہرائی اور دور اندیشی اور حکمت کے ساتھ زرّیں اصول اور شیریں آداب وضع کئے ہیں اس کی نظیر دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملتی۔ اسلام کے فرمودہ ان شاندار اور اعلیٰ اصول و آداب کو اگر انسان ملحوظ رکھے تو باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر نہ صرف سننے والوں کے لئے بے حد مفید اور مؤثر اور شیریں ہوگی بلکہ وہ شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی بڑے ثواب و انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

ملاقات کے آداب

سب سے پہلے اسلام نے میل ملاقات اور گفتگو و تقریر کرنے کی غرض سے جاتے ہوئے پہلے مرحلے کے طور پر ظاہری چال ڈھال کے آداب سکھائے ہیں۔ کیونکہ انسان کی ظاہری چال چلن اور جسمانی اوضاع کے اثرات اس کی میل ملاقات اور گفتگو و کردار اور اخلاق و روحانیت پر یقینی طور پر پڑتے ہیں۔ سو اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :—

"وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا" (لقمان)

کہ تم زمین پر گردن کو اونچی کھینچ کر اور چھاتی کو اُبھار کر نہ چلو۔ کیونکہ اس وضع اور رفتار سے انسان کے اندر گستاخی، شوخی، تکبر اور انانیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو بوقت ملاقات یقیناً ظاہر ہو سکتا ہے۔ اس لئے چال ڈھال کو درست کرنے کے سلسلہ میں فرمایا :—

"وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ" (لقمان)

کہ تم اپنی وضع رفتار اور چال ڈھال میں میانہ روی اختیار کرو جس سے تواضع اور انکساری و وقار ظاہر ہو۔ کیونکہ اس وضع رفتار سے انسان کے اندر فروتنی، تواضع اور انکساری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو بوقت ملاقات و گفتگو ظاہر ہونا ایک لازمی امر ہے۔ راستے پر چلتے ہوئے مزید آداب کا مومنوں کو لحاظ رکھنا چاہیئے۔ ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

"وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا" (فرقان)

کہ رحمان خدا کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر نرمی سے اور تواضع اختیار کئے ہوئے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں (یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں) تو وہ (ان سے اُلجھتے اور لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

"وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا" (فرقان)

اور جب وہ لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر (بغیر ان میں شامل ہوئے) گزر جاتے ہیں۔ اسی طرح اسلام کا یہ تاکیدی حکم ہے کہ مومن راہ چلتے ہوئے نظریں نیچی رکھیں اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر نہ دیکھیں ہاں سامنے جو نظر آئے خواہ اسے پہچانتے ہوں یا نہ پہچانتے ہوں، سلام کہتے جائیں۔

یہ تو ہوئے مختصر طور پر وہ آداب جن کو راہ چلتے ہوئے ملحوظ رکھنا ضروری ہے ——

منزلِ مقصود پر پہنچنے کے بعد دوسرے مرحلہ پر جن آداب کا اسلام حکم دیتا ہے وہ اس آیت کریمہ میں بیان ہوئے ہیں :—

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا .... وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ"

اوّل یہ کہ گھر میں داخل ہونے سے قبل باقاعدہ اجازت حاصل کی جائے۔

دوئم یہ کہ گھر میں رہائش پذیر لوگوں کو اسلامی طریق پر سلام کیا جائے۔

سوئم یہ کہ اگر گھر والوں کی طرف سے کہا جائے کہ اس وقت واپس لوٹ جاؤ تو خوشی خوشی واپس لوٹ آیا جائے —— یہی طریق پاکیزگی اختیار کرنے کے لئے سب سے عمدہ طریق ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملنے والوں کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا کرتے تھے۔ اور جب تک ملنے والا ہاتھ نہ چھوڑتا آپ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے۔ اور کبھی کبھی معانقہ بھی فرمایا کرتے تھے باہر سے وفود آتے تو آپ احتراماً خاص لباس پہنتے تھے۔ سرداروں کے لئے تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور اپنے دربار میں موجود دوستوں کو بھی کھڑے ہونے کی ہدایت فرماتے تھے۔ چھوٹوں کے سر پر پیار و شفقت کا ہاتھ رکھتے اور انہیں قریب بٹھاتے تھے۔

سو گفتگو و تقریر شروع کرنے سے قبل اسلامی طریق کے مطابق ملاقات کرنے والے ہر دو فریق کو مذکورہ قرآنی ہدایات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنانا چاہیئے۔ تاکہ باہمی ادب و احترام اور محبت و شفقت کی فضاء پیدا ہو اور گفتگو و تقریر زیادہ سے زیادہ بامقصد و بامراد ہو۔

سورۂ فاتحہ میں آدابِ گفتگو و تقریر

اب جب ہم گفتگو و تقریر کے اصول و آداب کے جواہر پاروں کی تلاش میں قرآن کریم کے عظیم الشان آسمانی محل میں داخل ہوتے ہیں تو اس کے انتہائی حسین و دلکش اور دلربا و جاذبِ نظر "شاہی گیٹ" پر قدم رکھتے ہی ہمیں اپنی مرادوں اور خواہشوں اور ضرورت کے مطابق چمکتے ہوئے ہیرے و جواہرات نظر آنے

لگتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں ربّ العالمین نے اپنے کمزور بندوں کو ان کی مرادوں کے حصول کے لئے جاہ جلال سے پُر دربار خداوندی میں حاضر ہوکر اعلیٰ طریق اور حُسنِ ادب کے ساتھ گفتگو و تقریر کرنے کا ایسا بے نظیر گُر سکھایا ہے جس کے طفیل وہ اپنی اوّل و آخر تمام مرادوں کو پہنچ سکتے ہیں اور کبھی نہ ختم ہونے والے انعامات کے وارث ہو سکتے ہیں۔

سورۃ فاتحہ میں بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوکر سب سے پہلے اس کے سامنے حمد و ثنا اور تعریفی و توصیفی کلمات سے اپنی گفتگو [illegible] ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالک [illegible] صفات کا ذکر کرکے اپنے اندر اس کے لئے محبت کے لطیف جذبات پیدا کرتا ہے اور پھر عاجزی و انکساری ظاہر کرکے اپنے تمام امور میں اس سے مدد و اعانت طلب کرتا ہے بعد ازاں اپنی مراد و مقاصد کو بیان کرتا ہے اور پھر اپنی تقریر کو اور زیادہ زور دار کرنے کے لئے نمونہ کے طور پر انعام یافتہ کاملین کا ذکر کرتا اور حوالہ دیتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ان کے نقشِ قدم پر چلانے اور نقطۂ معراج تک پہنچانے کی درخواست کرتا ہے اور آخر میں انجام بخیر ہونے کی درخواست کرکے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہے کہ تا دمِ آخر اس مقام سے تنزل اور لغزش نہ ہونے پائے۔

سورۃ فاتحہ میں ہمیں یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ گفتگو و تقریر کا یہی طریق سب سے اعلیٰ اور یہی ادب سب سے حسین ہے۔ کہ انسان اگر کسی محفل میں گفتگو و تقریر کرنی چاہے تو اُسے چاہیئے کہ وہ مخاطبین کی عزت و فضیلت اور مقام و مراتب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور ان کے متعلق تعریفی و توصیفی جذبات و خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی گفتگو و تقریر کا آغاز کرے اور بڑے ہوکر بھی چھوٹوں کی طرح انکساری و نرمی ظاہر کرے۔ اس کی باتوں میں درخواست کا رنگ پایا جائے نہ کہ تحکمانہ۔ تا اس طرح باہمی محبت، استعانت اور تعاون کا ماحول پیدا ہو۔ اگر ممکن ہو تو اپنی تقریر و گفتگو کو سامعین پر واضح کرنے کے لئے مناسب حال تاریخی شواہد بیان کرے اور قابل قدر پیشواؤں اور اعلیٰ شخصیتوں اور بزرگانِ سلف کو بطور نمونہ پیش کرے۔ اور ان کے اسوۂ حسنہ اور نقشِ قدم پر چل کر ان کے شمائلِ حمیدہ اور اوصافِ جمیلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائے۔ اور ان کی راہ پر گامزن رہنے کی تلقین کرے تا سب کا انجام بخیر ہو۔

اجمال سے تفصیل کی طرف رجوع

تقریر و گفتگو کے بارہ میں سورۃ فاتحہ میں جو آسمانی محل کے لئے شاہی دروازہ کی حیثیت رکھتی ہے، اصول و آداب کا ایک اجمالی سبق دیا گیا ہے۔ اس کے بعد جیسے جیسے ہم آگے قدم رکھتے ہیں۔ ہمیں اس عالی شان محل کے اندر اس اجمال کی تفصیل چمکتے دمکتے موتیوں کی طرح جگہ جگہ روشنی چھپاتی نظر آتی ہے اور اس کی عملی صورت حکیم ازل کے محبوب مظہر انسانِ کامل حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر و مکمل اور کامیاب و کامران زندگی کے مختلف مراحل پر جھلکتی نظر آتی ہے۔

گفتگو اور ملاقات کے اصول

اب گفتگو اور تقریر کے بارہ میں قرآن کریم کے بیان کردہ بعض [illegible] لکھے جاتے ہیں۔ اصول اصل کی جمع ہے اور معنی ہیں جڑھ، منبع، نسل، قاعدہ، حسب و نسب والد اور نچلا حصّہ (تسہیل العربیہ) پس گفتگو و تقریر کے اصول سے مراد وہ امور ہیں جو گفتگو اور تقریر کے لئے بطور جڑھ، منبع اور قاعدہ کے ہیں۔ یعنی جس طرح درخت کا وجود بغیر بنیاد اور قاعدہ کے معرض میں نہیں آسکتا اسی طرح تقریر و گفتگو کے لئے بعض امور بطور اصل کے ہیں جن کے بغیر نہ ہی تقریر تقریر اور گفتگو گفتگو کہلا سکتی ہے۔ اور نہ ہی گفتگو و تقریر کو کوئی قرار و ثبات حاصل ہو سکتا ہے۔ اس مضمون کے اصول تو بہت ہیں جن کا تفصیلی ذکر موجبِ تطویل ہوگا۔ اس لئے چیدہ چیدہ اصول کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلا اصول ــــ دُعا

انسان کو ہمیشہ بالعموم گفتگو سے قبل اور بالخصوص تقریر سے قبل اللہ تعالیٰ سے جو مسبب الاسباب اور تمام تاثیرات و تغیرات اور تمام فیوض و برکات کا منبع و مبدء ہے اعانت و مدد طلب کرلینی چاہیئے تاکہ انسان کے منہ سے جو لفظ بھی نکلے وہ خالی از حکمت و افادہ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ رقیبٌ عتید (مستعد نگران) کے ریکارڈ میں اور نوشتۂ ازل جو کی لہروں میں بُری یاد کے طور پر قائم نہ رہے جو بعد میں ندامت و پشیمانی کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور محبوب و مقبول لوگوں کا یہی اصول رہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ذکر آتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے دربار کے لئے بغرض اعلائے کلمۃ الحق روانہ ہونے سے قبل یہ دُعا کی

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ (طٰہٰ آیت ۲۶ تا ۲۹)

کہ اے میرے ربّ! میرا سینہ کھول دے اور جو فرض مجھ پر ڈالا گیا ہے اس کو آسان کردے اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھول دے (تاکہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔

معلّم اوّل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر آن یہ دُعا فرمایا کرتے

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طٰہٰ آیت ۱۱۵)

کہ اے میرے ربّ! میرے علم کو بڑھا۔

دوسرا اصول ــــ صدق

جس رحمٰن و رحیم خدا نے انسان کو گفتگو و تقریر کرنے کا ملکہ عطا فرمایا ہے اسی خدا کا منشاء یہ ہے کہ انسان کی ہر گفتگو و تقریر صدق و صفا اور حق و راستی پر مبنی ہو اور ہر قسم کے جھوٹ اور باطل کی ملونی سے پاک ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

(توبہ آیت ۱۱۹)

کہ اے مومنو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کرو۔ اور صادقوں (کی جماعت) کے ساتھ شامل ہوجاؤ۔

درحقیقت دُنیا میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ تا ان کے ذریعہ سے دُنیا میں حق و صداقت اور صدق و سچائی قائم ہو اور باطل اور جھوٹ اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ دراصل صدق و سچائی ایک نور ہے اور باطل اور جھوٹ ظلمت و تاریکی ایک عیب ہے ـــ سچائی ایک عجیب کرامت اور معجزہ ہے کہ ہزار تکلیف و آفات کی گھنگھور گھٹائیں انسان پر چھا جائیں اور بظاہر کوئی راہ نکلنے کی باقی نہ رہے مگر وہ راستباز ہو اور صدق کا نور اپنے ساتھ رکھتا ہو تو بالآخر وہ نور، کالی گھٹاؤں کو پھاڑ کر اور تاریکیوں کو چیر کر اُفق پر تیز کرنوں کے ساتھ نمودار ہوگا اور وہ بند راہ دفعۃً اس کے لئے کُھل جائے گی۔ پس جو گفتگو اور تقریر صدق و سچائی پر مبنی ہوگی وہ صدق کی تمام برکات و تاثیرات اور معجزات و کرامات اپنے ساتھ رکھے گی۔ اس کے برعکس جو گفتگو و تقریر باطل اور جھوٹ پر مبنی ہوگی خواہ وہ کس قدر دھواں دار ہی کیوں نہ ہو وہ جھاگ کی مانند ہوگی جو وقتی طور پر صاف شفاف پانی پر چھا جاتی ہے۔ مگر دیکھتے دیکھتے فنا ہوجاتی ہے اور پانی کا وجود ہی قائم رہتا ہے۔

بعض لوگ حق و صداقت کو چھپانے کے لئے جھوٹ کو جائز قرار دیتے ہیں حالانکہ حق و صداقت کے اندر اس کی اپنی ہی ایسی غیر معمولی طاقت و تاثیر ہے کہ اسے پھیلنے کے لئے جھوٹ کے سہارے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب صدق ایک نور ہے اور باطل ظلمت۔ تو پھر نور کو ظلمت سے تعلق کیا؟ یہ دونوں ایک دوسرے کی نقیض ہیں جو کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے کجا یہ کہ صدق کو جھوٹ کے سہارے کی ضرورت پیش آئے۔

قرآن کریم کی ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے تین گروہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جن میں سے ایک منافقین کا گروہ ہے۔ جس کے بارہ میں فرمایا کہ ان کے اس ہلاک اور خطرناک مرض کی وجہ ہی یہ تھی کہ

بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

وہ جھوٹ بولا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ ہی تمام ہلاکتوں اور بربادیوں کے لئے سبب [illegible] اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باربار اس بات کی تاکید فرمائی کہ وہ جھوٹ سے سخت اجتناب کریں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

(حج آیت ۳۱)

کہ اے مسلمانو! تم جھوٹ بولنے سے بچو۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ خصوصی صفت بیان فرمائی ہے

لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ

(فرقان آیت ۷۳)

کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے یا وہ جھوٹ کے قریب بھی نہیں پھٹکتے ــــ پس مومن کی گفتگو اور تقریر ہر قیمت پر اور ہر حال میں جھوٹ کے نجس سے پاک ہونی چاہیئے بعض لوگ بچوں سے دل بہلانے یا کام نکالنے کے لئے معمولی بات سمجھ کر جھوٹ بول لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریق بھی اسلامی طریق اور پیشیم اور بزرگان کے اسوۂ حسنہ کے صریح خلاف ہے۔ یہ بات معمولی نہیں ہے بلکہ یہیں سے بچوں کے اندر جھوٹ کا بیج بویا جاتا ہے جو بعد جڑیں پکڑتے پکڑتے جھوٹ کا ایک تناور درخت بن جاتا ہے۔

تیسرا اصل ــــ عدل و انصاف

قرآن کریم میں خاص تاکید ہے کہ انسان کا ہر قول و فعل خالص عدل و انصاف پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

(انعام آیت ۱۵۳)

کہ جب تم کوئی بات کہو تو گو وہ شخص (جس کے متعلق بات کہی گئی ہو) قریبی ہو، انصاف سے کام لو۔

عدل و انصاف کے حُسن و خوبی اور اس کے غیر معمولی مثبت اثرات مسلّم حقیقت ہیں۔ عدل و انصاف خالق حقیقی کی نظر میں بھی پسندیدہ اور مخلوق کی نظر میں بھی ایک نہایت ہی مستحسن صفت ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ شاہد ناطق ہے کہ ان کی ترقی و تنزل

بھی معاملے میں عدل وانصاف کا بڑا دخل رہا ہے۔ کامل الانسان افصح البیان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں فرمایا کہ پہلی اقوام کی ہلاکت کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے عدل وانصاف کا دامن چھوڑ دیا تھا بڑی حیثیت کے لوگوں کے لئے پیمانہ عدل کا کچھ اور تھا اور چھوٹی حیثیت کے لوگوں کے لئے کچھ اور تھا۔ بڑوں کو دائرہ قانون سے باہر گردانتے اور چھوٹوں کو قانون کے شکنجے میں لے آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت امت کو یہ تاکید فرمائی۔ کہ میری امت پہلوں کی طرح جادۂ عدل وانصاف سے کبھی بھی روگردانی نہ کرے۔ اس معاملہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلیٰ نمونہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ عدل وانصاف کے معاملے میں میں اپنی لختِ جگر بیٹی فاطمہ کو بھی معاف نہیں کر سکتا پس انسان کی ہر گفتگو و تقریر عدل وانصاف کی شاندار شاہکار ہونی چاہیئے تاکہ اس کا یہ فعل قوم کی ترقی و عروج کا موجب ہو اور ملک میں امن وامان قائم ہو اور خالقِ حقیقی کی نظر میں بھی مقبول ہو۔ اور مخلوق کی نظر میں بھی محبوب ہو۔

چوتھا اصل ۔ قولِ سدید

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

(احزاب آیت ۷۱)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی طبیعت صاف اور سیدھی بنائی ہے۔ اس لئے وہ صاف اور سیدھی بات سے زیادہ متاثر ہوتا ہے پیچ در پیچ۔ باتیں الجھی ہوئی صاف طبائع پر بہت ناگوار گزرتی ہیں۔ علاوہ ازیں اس سے کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ اس سے غلط فہمی پیدا ہوکر خوشگوار تعلقات میں صرف فرق ہی نہیں آتا بلکہ اس کا ردّ عمل نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خاص تاکید فرمائی ہے کہ وہ الٹی ٹیڑھی پیچدار باتوں سے اجتناب کریں اور صاف سیدھی اور سچی بات کہیں تاکہ سننے والوں پر خوشگوار اثر پڑے اور وہ جلد ہی بات کی تہہ تک پہنچ سکیں۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) جے پور میں مقامی طور پر برادری کی طرف سے احمدیت کے سبب سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ بیشتر رشتہ دار بائیکاٹ کا فیصلہ بھی کر چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمسایہ ملک کے قانونی فیصلے کا ان پر بہت زیادہ اثر ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان سب کو ہدایت دے اور ان کے مخالفانہ منصوبوں سے ہم سب کو محفوظ و مصئون رکھے۔ آمین۔

خاکسار: عبدالشکور فاروقی از جے پور

(۲) خاکسار اس مرتبہ S.S.L.C کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت میری نمایاں کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار: عبدالحفیظ قریشی تیماپوری

(۳) میری دو بھانجیاں عزیزہ الماس بیگم اور عزیزہ سیما اس سال آئی۔ اے (I.A) کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں جو ۱۵ اپریل سے شروع ہونے والا ہے۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت اور درویشانِ قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید سجاد احمد۔ صدر جماعت احمدیہ رانچی

(۴) خاکسارہ کے شوہر M.A. .B.Ed کے انٹرویو میں شریک ہوئے ہیں اور میرے بھائی، بھتیجے اور جماعت کے دیگر بچے میٹرک کا امتحان دیئے ہیں۔ سب کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ: صالحہ خاتون بنت ہارون رشید صاحب بھدرک۔

(۵) خاکسار کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اور میرے بھتیجے عزیز نثار احمد کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ہر دو کی شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد قدرت اللہ چنہ پوری

موصوف نے ۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ

منقولات

لندن میں دس روزہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس

اور

سعودی عرب کے شہزادہ پرنس فیصل کی افتتاحی تقریر

"ورلڈ آف اسلام فیسٹول" کے نام سے ایک میلہ یا جشن لندن میں تین ماہ تک چلے گا فیسٹول کے ابتدائی دنوں میں "اسلامک کونسل آف یورپ" کے زیر اہتمام ایک دس روزہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس بھی ہو رہی ہے جس کا افتتاح مرحوم شاہ فیصل کے صاحبزادے پرنس محمد الفیصل نے مورخہ ۳ اپریل کو کیا۔ پرنس فیصل کی افتتاحی تقریر اور فیسٹول سے متعلق مختصر معلومات پر مشتمل ایک تفصیلی خبر اخبار الجمعیۃ دہلی مجریہ ۶ اپریل ۷۶ء میں پہلے صفحہ پر جلی عنوان سے شائع ہوئی ہے جسے افادۂ احباب کی خاطر مکمل طور پر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارا نقطۂ نظر اسی پرچہ کے ایڈیٹوریل نوٹ میں ملاحظہ فرمایا جائے ——— (ایڈیٹر بدر)

لندن۔ ۴ اپریل (سماچار) دوسرے مذاہب کے پیروکاروں سے سعودی عرب کے شہزادہ پرنس محمد الفیصل کی اس اپیل کے ساتھ یہاں پر یورپ میں ہونے والی پہلی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کل رات شروع ہوگئی کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والے اسلام کا اندازہ مسلمانوں کی کمیوں کی روشنی میں نہ لگائیں۔ بلکہ اسلام کو قرآن اور شریعت کی اصل اور حقیقی تعلیمات کی روشنی میں دیکھیں۔

آپ نے کہا اس نازک موڑ پر جبکہ بنی نوع انسان کو جدید دور کے چیلنج کا سامنا ہے یہ بات انتہائی اہم ہے کہ اسلام کے پیغام کو حقیقی اور خاص توجہ کا مرکز بنایا جائے۔

کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں جو رائل رابرٹ ہال میں ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ ازراہ کرم مسلمانوں کے افعال سے اسلام کے بارہ میں رائے قائم نہ کریں۔ ہوسکتا ہے کہ ہم اسلام کا بہترین نمونہ نہ ہوں۔ اسلام بنی نوع انسان کے کسی ایک گروہ کی میراث نہیں ہے۔ اسلام خدا کا ایک پیغام ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ میں آپ پر زور دوں گا کہ آپ اسلام کو قرآن اور شریعت کی اصل تعلیمات کی روشنی میں دیکھیں۔ ہمیں اسلام کے پیغام کا مطالعہ کرنا چاہیئے کھلے ذہن کے ساتھ اور بلا کسی تعصب کے ساتھ۔

پرنس فیصل نے جو کہ مرحوم شاہ فیصل کے صاحبزادے ہیں کہا اسلام نے جس مشن کی طرف انسان کو دعوت دی ہے وہ یہ ہے کہ تمام مادی اور انسانی ذرائع کو خدمتِ خلق، انصاف اور امن کو فروغ دینے کے لئے استعمال میں لایا جائے"۔

یہ کانفرنس اسلامک کونسل آف یورپ کے زیر اہتمام ہو رہی ہے اور ورلڈ آف اسلام فیسٹول کا ایک حصہ ہے فیسٹول کا آغاز اس ہفتہ کے آخر میں ہوگا جبکہ ملکہ الزبتھ اسلامی آرٹ کی نمائش کا افتتاح کریں گے۔ فیسٹول میں دو ملین پونڈ اخراجات ہوں گے۔ اس میں مذہب، آرٹ، سائنس، ادب، شہری زندگی اور موسیقی میں اسلامی کلچر کی کامیابیوں کو اجاگر کیا جائے گا۔ یہ فیسٹول تین ماہ تک چلے گا۔ فیسٹول کے منتظمین کا تعلق مختلف ممالک سے ہے اور اس طرح یہ اتحاد کا میلہ ہے۔ فیسٹول میں ہندوستان کے مغلیہ عہد کی روشنی قصاویر بھی رکھی گئی ہیں۔ مجموعی طور پر ۲۶ ممالک سے آرٹس کے نادر نمونے جن کی تعداد چھ سو ہے اس فیسٹول میں رکھے گئے ہیں۔ جو کہ تہران میں متعین سابق برطانوی سفیر سر ہیرالڈ بیلے کی سرکردگی میں ایک فیسٹول کمیٹی مقرر کردی ہے۔ اس کا مقصد مغرب میں اسلام کو صحیح شکل میں پیش کرنا ہے اور اس کے بارے میں غلط تصور کو ختم کرنا ہے۔

اسلامک کونسل آف یورپ کے سکریٹری اور اسلامی کانفرنس کی آرگنائزنگ کمیٹی کے چیئرمین سالم عزام نے اپنی خیر مقدمی تقریر میں اس بات کی تردید کی کہ کانفرنس کا کوئی سیاسی یا کوئی اور مقصد ہے انہوں نے کہا کہ کانفرنس کا اصل مقصد اسلام کو قرآن اور پیغمبر اسلام صلعم کی حیاتِ مبارکہ کی روشنی میں اس کی اصل شکل میں پیش کرنا ہے۔ م

م داؤدی فرقہ کے رہنما سیدنا برہان الدین نے افتتاحی اجلاس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کی۔ دنیا کے مختلف حصوں سے تقریباً ایک سو مسلم اسکالر علماء دس روزہ کانفرنس میں شریک ہیں۔ جس میں اسلام اور مستقبل انسانی۔ اسلام اور دوسرے مذاہب۔ برصغیر ہند میں اسلامی تحریک اور اسلامی ملکوں میں اقلیتوں کے حقوق جیسے موضوعات پر بحث ہوگی۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۶/۴/۷۶ صفحہ اوّل)

چیف منسٹر صاحب پنجاب کی قادیان میں تشریف آوری

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور دوسرے معزز لیڈران کا بھی شکریہ ادا کیا۔

مکرم عاقل صاحب کی تقریر کے بعد جناب پنڈت موہن لال صاحب سابق وزیر پنجاب۔ جناب سردار نرنجن سنگھ صاحب طالب صدر پردیش کانگریس جناب چوہدری سندر سنگھ صاحب ایم ایل اے اور بعض دیگر احباب نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔

محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ اپوزیشن میں میری بہت عزت اور قدر و منزلت تھی۔ لیکن موجودہ حالات کا تقاضہ یہی تھا کہ ہم اپنی سوچ اور انداز فکر میں تبدیلی لاکر اپنے دیش کے فائدہ کے لئے کچھ کریں۔ اندرا جی کے بیس نکاتی پروگرام کے تحت پنجاب اور سارے دیش میں جو ترقی ہو رہی ہے اس سے بھی میں متاثر ہوا ہوں۔ لہٰذا میں نے ایک صحیح سوچ کو اپناتے ہوئے اپنے بھائیوں اور دیش واسیوں کی بھلائی کی خاطر اپنا راستہ تبدیل کرنا ضروری سمجھا۔ آپ نے جناب ذیل سنگھ صاحب چیف منسٹر پنجاب اور ڈلب صاحب پردھان پردیش کانگریس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج سے میری اور میرے ساتھیوں کی خدمات کانگریس کے لئے وقف ہیں اور ہم آپ کو اپنی طرف سے پوری طرح تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ محترم باجوہ صاحب نے جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب کے وقت میں پنجاب کے اندر ہوئی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے ان کو مبارکباد دی۔ اور قادیان اور مضافات کی ترقی کے لئے اپنی طرف سے چند ایک مطالبات پیش کرتے ہوئے ان پر عمل درآمد کرنے کی درخواست کی۔ جن میں قادیان کو سب تحصیل بنائے جانے اور یہاں کارخانے لگائے جانے کا اہم مطالبہ بھی شامل تھا۔

آخر میں جناب چیف منسٹر گیانی ذیل سنگھ صاحب نے محترم باجوہ صاحب کی مخلصانہ پیشکش کا دل سے خیر مقدم کیا۔ اور باجوہ صاحب کی تعریف کی کہ انہوں نے بہت صحیح فیصلہ کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر کو بھی انہوں نے پسند کیا اور اپنی تقریر میں اس کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ قادیان اور مضافات کی ترقی کے لئے پیش کئے گئے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ

کیا۔ آپ نے اشارہ کیا کہ باجوہ صاحب اپوزیشن میں کافی اونچے مقام پر تھے۔ کانگریس میں بھی ہم ان کو بلند مقام پر رکھیں گے۔ اور ہمارے دل میں ان کے لئے بہت قدر اور عزت ہے۔

اس سے قبل طالب صاحب نے بھی اپنی تقریر میں باجوہ صاحب کی تعریف کی۔ اور ان کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا۔ پنڈت موہن لال صاحب نے باجوہ صاحب کو قیمتی ہیرے اور گیانی صاحب کو دانشمند جوہری سے تشبیہ دی۔ جنہوں نے قیمتی ہیرے کی پہچان کرکے اس کو اپنے دامن میں لے لیا ہے۔ جناب ڈاکٹر مان سنگھ صاحب آئی۔ سیکرٹری ٹالہ نے اپنی تقریر میں جناب باجوہ صاحب کے اوصاف اور خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا بھی ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ ہمارے یہ احمدی بھائی جن کو پاکستان نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ حقیقت میں یہی لوگ ہی سچے اور با عمل مسلمان ہیں۔ اس جماعت نے قرآن شریف کے تراجم کرکے ساری دنیا میں پھیلایا ہے۔ اور دنیا کے اکثر ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لا رہے ہیں اور ان کا طریقہ تبلیغ بھی بہت مؤثر ہے۔

جلسہ ختم ہونے کے بعد جناب چیف منسٹر صاحب اور ان کے ساتھ آئے ہوئے معزز مہمان اور متعدد شہر نواسی باغ بہشتی مقبرہ میں تشریف لے آئے۔ حسب پروگرام گیٹ بہشتی مقبرہ پر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی قیادت میں سرکردہ افراد نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ اور گلپوشی کی۔ اس کے بعد باغ کے اندرونی حصہ میں واقع پارک کے اندر سب مدعو حضرات نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دی گئی پارٹی میں شمولیت کی۔ محترمہ ساجدہ سلیم صاحبہ ایم ایل اے مالیر کوٹلہ جنرل سکریٹری پنجاب پردیش کانگریس بھی ان کے ہمراہ تھیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

رسول برحق ہونے کا اعلان کرو۔ حضور نے فرمایا جبر کی جو صورت بھی نظر آئے وہ بہرحال قرآن پاک کی واضح تعلیم کے خلاف ہے اور ہمارا فرض یہی ہے کہ ہم نہ تو جبر کے مقابلہ میں جبر کریں اور نہ ایسے لوگوں کے لئے بددعا کریں بلکہ ان کے لئے بھی ہمیں دعائیں ہی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ دے اور ہمیں بھی صحیح معنوں میں اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے تاکہ دنیا جلد اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور اسلام کی طرف جبر منسوب کرنے کا فتنہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے پیش نظر نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل دو جماعتوں میں ماہ جنوری ۱۹۷۶ء میں نئی لجنہ قائم ہوئی ہیں۔ ان عہدیداران کی یکم جنوری ۱۹۷۶ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۷۶ء منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

(۱) لجنہ اماء اللہ سرپوریا گاؤں

صدر لجنہ اماء اللہ ..... محترمہ فہیمہ خاتون صاحبہ
سکریٹری " .... " عزیزہ بیگم صاحبہ
سکریٹری مال .... " روشن آراء بیگم صاحبہ
نگران ناصرات الاحمدیہ .... " عزیزہ بیگم صاحبہ

(۲) لجنہ اماء اللہ [illegible]

صدر لجنہ اماء اللہ .... محترمہ اہلیہ محمد [illegible] صاحبہ
جنرل سکریٹری " " .... " [illegible] رحمان بی بی صاحبہ
سکریٹری مال .... " [illegible] فاطمہ بی بی صاحبہ

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۱ امان ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۷۶ء کو محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد میں خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ العزیز فضیلت کے نکاح کا اعلان عزیزم مکرم سید نصیر الحق صاحب ابن مکرم سید ظہیر الحق صاحب آف جمشید پور (بہار) کے ساتھ بعوض گیارہ ہزار (-/۱۱۰۰۰) روپے حق مہر فرمایا۔

اس موقعہ پر مکرم برادرم سید ظہیر الحق صاحب اپنی بیگم صاحبہ اور فرزند عزیزم سید نور الحق صاحب کے ساتھ جمشید پور سے تشریف لائے تھے۔ موصوف نے اس خوشی کے موقع پر مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا فرمایا ہے۔ اعانت بدر -/۵ روپے شادی فنڈ -/۵ روپے شکرانہ فنڈ -/۱۰ روپے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار کی تیسری بیٹی عزیزہ امۃ النصیر بشریٰ کے نکاح کا اعلان عزیزم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان میں فرمایا تھا۔ ہر دو رشتوں کے دینی و دنیوی لحاظ سے بہت بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کی جانب سے ان مبارک مواقع پر مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اعانت بدر -/۱۰ روپے۔ شکرانہ فنڈ -/۱۰ روپے۔

خاکسار: عبدالحی فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

- مکرم مرزا سلیم احمد صاحب لندن سے مورخہ ۹/۴/۷۶ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔
- مکرم عبدالحمید زیاد علی صاحب ماریشس سے مورخہ ۱۲/۴/۷۶ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔
- مورخہ ۱/۴/۷۶ کو مکرم عزیز احمد صاحب شیخوپوری کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام محمد سلیم رضوان احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش کا پوتا ہے۔ اس سے قبل ان کا ایک بیٹا وفات پا چکا ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔
- مکرم مستری محمد دین صاحب درویش خدا کے فضل سے اب کافی حد تک صحتیاب ہو چکے ہیں۔ کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم شیخ محمد صاحب گجراتی درویش کی اہلیہ صاحبہ ناحال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اخبار قادیان

- پنجاب ایجوکیشن پرائمری بورڈ کی طرف سے پانچویں جماعت کا جو امتحان ۵ اپریل کو ہوا اس کا نتیجہ دو روز بعد نکلا۔ الحمدللہ کہ ہمارے ہر دو اسکولوں کا نتیجہ اچھا رہا۔ نصرت گرلز سکول کی دو طالبات عزیزہ طیبہ مبارکہ بنت محترمہ سعیدہ محبوب صاحبہ ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز سکول اور عزیزہ امۃ الباری بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری اچھے نمبر حاصل کرکے اپنی کلاس میں اوّل رہیں۔

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

۱۔ جماعت احمدیہ بمبئی

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء بعد نماز عصر الحق بلڈنگ بمبئی میں جماعت احمدیہ کا ایک اجلاس یوم مسیح موعود منانے کے سلسلہ میں زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے منعقد ہوا۔

مکرم عبد الباری صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سنایا۔ بعد ازاں صدر اجلاس مکرم محمد سلیمان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے اغراض و مقاصد کو مختصر طور پر بیان فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو خوبصورت انداز میں پیش کیا۔

آخر میں خاکسار نے احباب کو بتایا کہ آج سے قریباً ۸۷ سال قبل لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور پہلے روز ۴۰ افراد نے بیعت کی۔ اور آج یہ سلسلہ دنیا پر محیط ہو چکا ہے۔ اور اس کا مستقبل بفضلہ تعالیٰ روشن و شاندار ہے۔ اسی ضمن میں صد سالہ احمدیہ جوبلی کے پروگرام کا بھی ذکر کیا۔ بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ شریف احمد امینی انچارج مبلغ بمبئی

۲۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد

جماعت احمدیہ سکندر آباد نے بتاریخ ۲۸ ؍ بمقام مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد میں بوقت شام پانچ بجے جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا۔ اس جلسہ کی صدارت محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے کی۔ سب سے پہلے مکرم محمد حنیف صاحب نے تلاوت کلام پاک کی۔ بعد ازاں مکرم منور احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈوکیٹ نے "میں کس طرح احمدی ہوا" کے عنوان پر دلچسپ تقریر فرمائی جو ہر ایک کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی۔ اس کے بعد مکرم سمیع اللہ صاحب پروفیسر راجہ ایران میں سائنس کے پروفیسر ہیں اور جن کا شمار خاص سائنسٹوں (Scientists) میں ہوتا ہے۔ نے ایک علمی تقریر فرمائی جس کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات سائنسدانوں پر"۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے "حضرت مسیح موعودؑ کے خزائن" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں جناب سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف پیشگوئیوں پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت فرمایا اور جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ اب زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کے لئے تیار رہیں کیونکہ اب غلبہ اسلام کی صدی شروع ہونے والی ہے نیز خاص طور پر دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے کشتی نوح سے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جلسہ نے فرمایا کہ آج کے جلسہ میں علمی تقاریر ہوئی ہیں اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعودؑ کی برکت ہے آپ نے جماعت کو توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھیں اور اس سے علمی و روحانی فائدہ اٹھائیں۔ آپ نے تمام مقررین کا خاص شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح تمام جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کی دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اس جلسہ میں مردوں کے علاوہ کثیر تعداد میں مستورات بھی شریک جلسہ رہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری سکندر آباد۔

۳۔ جماعت احمدیہ ہبلی

مورخہ ۲۲ مارچ کو بعد نماز مغرب احمدیہ دار التبلیغ ہبلی میں جلسہ "یوم مسیح موعودؑ" زیر صدارت محترمی مولوی شریف احمد صاحب امینی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال نے کی۔ اور نظم مکرم افضل خان صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں" پر تقریر کی۔

صدارتی تقریر میں مکرم مولوی امینی صاحب نے جماعت کی غرض و غایت اور مقاصد عالیہ کی طرف توجہ دلائی اور زریں نصائح سے نوازا۔

بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ مظفر احمد فضل مبلغ ہبلی۔

۴۔ جماعت احمدیہ پونچھ

مورخہ ۲۲ مارچ کو بعد نماز مغرب احمدیہ بلڈنگ میں جلسہ مسیح موعود علیہ السلام کرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر کرم نثار احمد صاحب اختر نے "ظہور امام مہدی علیہ السلام" کے عنوان پر کی۔ بعدہٗ مکرم محمد داؤد صاحب تبسم نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات بیان کر کے ثابت کیا کہ آپ برحق مسیح موعود ہیں۔ ازاں بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور آئندہ رونما ہونے والی پیشگوئیوں پر تقریر فرمائی۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ منور احمد تنویر سیکرٹری پونچھ۔

۵۔ جماعت احمدیہ بھدرواہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۶ء بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ بھدرواہ نے "یوم مسیح موعودؑ" مکرم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منایا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم عبد الرحیم صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم محمد یعقوب صاحب کاغذگر نے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء فاضل مبلغ بھدرواہ کی ہوئی آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر نہایت مفصل رنگ میں روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم خان عبد القیوم صاحب کی ہوئی آپ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسولؐ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آخری تقریر مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر کی۔

چونکہ پردہ کی رعایت سے مستورات بھی شریک تھیں اس لئے اس کے بعد صدر مجلس نے کشمیری زبان میں اس دن کے منانے کی غرض و غایت نہایت مفصل رنگ میں بیان فرمائی۔ بعدہٗ دعا کی گئی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین۔

خاکسار۔ ملک رحمت الرحمٰن مبلغ انچارج بھدرواہ

۶۔ جماعت احمدیہ بنگلور

مورخہ ۲۱ مارچ کو جماعت احمدیہ بنگلور نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا جلسہ منایا۔ محترم محمد صبغت اللہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت بوقت ۵ بجے شام جلسہ شروع ہوا۔ مکرم بی۔ ایم نثار احمد صاحب نے تلاوت کی۔ دو بچیوں عزیزہ عائشہ صدیقہ و مریم صدیقہ نے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب بیگ نے "حضرت مسیح موعودؑ کا تعلق باللہ" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم جی۔ ایم عنایت اللہ صاحب نے بعنوان صداقت حضرت مسیح موعودؑ کی۔ خاکسار بی۔ ایم بشیر احمد کی "سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقریر ہوئی۔ محترم صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو پھیلایا جائے۔ بعدہٗ مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت" پر تقریر کی۔ آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید جو کہ بنگلور تشریف لائے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے کئی واقعات سنائے۔ بعدہٗ دعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ بی۔ ایم بشیر احمد سیکرٹری بنگلور

۷۔ جماعت احمدیہ کیرنگ

مورخہ ۲۳ مارچ کو شام سات بجے مسجد احمدیہ میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ مکرم عبد اللہ بلال صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شمس الدین خان صاحب کی اردو نظم کے بعد بعض خدام و اطفال نے اڑیہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم معین الدین خان صاحب نے زیر عنوان "حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے حالات" تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم حیدر خان صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے" پر کی تیسری تقریر مکرم سیف الرحمٰن صاحب قائد مجلس نے "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" پر چوتھی تقریر مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے "عشق رسولؐ" پر پانچویں تقریر مکرم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت نے "آنحضرتؐ کی تعلیم اور ہمارا فرض" پر کی۔ آخر میں خاکسار نے ۲۳ مارچ کی تاریخ کی اہمیت کو واضح کیا۔ آخر میں خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار۔ عبد الحلیم مبلغ کیرنگ۔

۸۔ لجنہ اماء اللہ بھدرواہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۶ء کو دن کے دو بجے

جلسہ یوم مسیح موعود کا آغاز زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء فاضل مبلغ بھدرواہ پردے کی رعایت سے ہوا۔

تلاوت کرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل نے کی اور نظم عزیزہ زرینہ بانو نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل نے اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرمہ سلیمہ بانو صاحبہ میر اور خاکسارہ نے بالترتیب اپنے اپنے رنگ میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ" کے عنوان پر تقریر کی ہر دو تقاریر کے درمیان عزیزہ سلیمہ بانو منہاشی نے نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں صدر مجلس نے بتایا کہ چونکہ ۲۳ مارچ کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی بنیاد ڈالی تھی اور بیعتوں کا آغاز ہوا تھا۔ اس لئے تاریخ احمدیت میں یہ دن بہت اہم ہے۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسارہ۔ آمنہ طیبہ سیکرٹری لجنہ بھدرواہ

۹۔ جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز

جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں مورخہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منایا گیا۔ بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم جناب رضوان صاحب شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ اور مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر مکرم عطاء الرحمٰن صاحب کی تھی جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی غرض بیان کی۔ اس کے بعد دوسری تقریر میاں بشارت احمد صاحب کی زیر عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہوئی۔ اس کے بعد صدر جماعت مکرم شیخ ابراہیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف کارنامے بیان کئے۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار۔ محمد لطیف الرحمٰن احمدی موسیٰ بنی مائنز

۱۰۔ جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۶ء کو مسجد احمدیہ سونگھڑہ میں بعد نماز مغرب یوم مسیح موعود کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے فرمائی۔ مکرم سید ناصر الدین صاحب نے تلاوت کلام پاک کی۔ عزیزم سید انوار الدین صاحب نے نظم سنائی۔ پہلی تقریر مکرم فیروز الدین خان صاحب کی تھی۔ عنوان تھا۔ "حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات"۔ دوسری تقریر خاکسار سید رشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تھی۔ تیسری اور آخری تقریر محترم صدر صاحب کی تھی موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ کے ان دو نشانات کا ذکر کیا جس کے متعلق مخالفین عموماً اعتراض کیا کرتے ہیں۔

آخر میں دعا ہوئی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار۔ سید رشید احمد قائد خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

۱۱۔ جماعتِ احمدیہ حیدر آباد

بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ حیدر آباد نے بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء یوم مسیح موعود منایا۔ کثیر تعداد میں احمدی دوستوں کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شریک جلسہ تھے اس مبارک تقریب کا آغاز مکرم محمد عبداللہ صاحب نائب امیر جماعت کی صدارت میں ہوا۔

کرم محمد منور احمد صاحب نے تلاوت کی۔ اور مکرم عارف احمد صاحب نے نظم سنائی۔ پہلی تقریر مکرم احمد عبدالحمید صاحب ایم اے نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض" تھا۔ دوسری تقریر مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ" کے عنوان پر کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں اور ان کا ظہور"۔ آخری تقریر مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے "سیرت مسیح موعودؑ" کے عنوان پر فرمائی۔ مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز روشنی ڈالی۔

جلسہ کے آخر میں صدر محترم نے تحدیث نعمت کے طور پر اس مبارک جلسہ کے انعقاد اس کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور دعا فرمائی۔

خاکسار۔ محمد صادق سیکرٹری تبلیغ حیدر آباد۔

۱۲۔ جماعتِ احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲ اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منایا گیا۔ جس کی صدارت مکرم جی ایم رحمت اللہ صاحب نے فرمائی۔

خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مظہر الحق صاحب طالب علم بی۔ اے فائنل نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم منصور محمود احمد صاحب نے انگریزی میں تقریر کی۔ بعدہٗ عزیزم سلیمان محمود نے آنحضرت صلعم کا مقام حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ بعدہٗ مکرم ایم جعفر صادق صاحب نے "حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں آنحضرت صلعم کی بشارات" پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کا روحانی منصب و مقام" پر مضمون پڑھکر سنایا۔

آخر پر خاکسار نے حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات پر تقریر کرتے ہوئے آخری زمانے کی علامات اور صداقت مسیح موعودؑ پر تقریر کی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار۔ فیضی احمد مبلغ شیموگہ۔

۱۳۔ جماعتِ احمدیہ سورو

مورخہ ۲۳ مارچ بروز منگل سورو مارکیٹ میں قائم شدہ احمدیہ لائبریری کی دو منزلہ عمارت میں یوم مسیح موعود کا جلسہ منعقد ہوا۔ رات کے ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم حفیظ اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ سورو نے کی مکرم شیخ مختار حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے نظم سنائی۔ بعد ازاں صدر جلسہ نے اڑیہ زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض و غایت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی اس تقریر کے بعد عزیزہ رابعہ بصری اور رقیہ بصری نے ایک اردو نظم پڑھ کر سنائی۔ اور مکرم شیخ مختار حسین صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے متعلق وہ نشانات جو اخبار بدر میں شائع ہوئے تھے پڑھکر سنائے اس کے بعد صدر جلسہ نے بعثت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ آخر میں مکرم سید سلام الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سورو نے مختصر طور پر اس حدیث کی تشریح کی جو اس زمانہ کے علماء کے متعلق آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی تھی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار۔ عبدالستار خان سیکرٹری تبلیغ سورو۔

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۲۶ امان (مارچ) کو خاکسار نے بعد نماز جمعہ احمدیہ جوبلی ہال میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان کیا۔

۱۔ عزیز محمد ناصر احمد صاحب آف ظہیر آباد کا نکاح عزیزہ الوری بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عشمت اللہ صاحب آف چنداپور کے ساتھ بعوض گیارہ صد (۱۱۰۰/-) روپے حق مہر۔

۲۔ عزیز جمیل احمد صاحب آف چنداپور کا نکاح عزیزہ افتر بیگم صاحبہ بنت مکرم شرف الدین صاحب کے ساتھ بعوض گیارہ صد روپے حق مہر۔

جانبین نے پانچ پانچ روپے اعانت بدر اور اسی قدر شکرانہ فنڈ کی مدات میں ادا فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۳۔ احمدیہ مسجد بی بی بازار حیدر آباد میں عزیز نور الحسن صاحب ابن مکرم محمد سراج الدین صاحب آف حیدر آباد کا نکاح عزیزہ امۃ الرحیم صاحبہ بنت مکرم امتیاز حسین صاحب آف چنتہ کنٹہ کے ساتھ بعوض دو ہزار ایک سو (۲۱۰۰/-) روپے حق مہر پڑھا۔

جانبین نے پانچ پانچ روپے اعانت بدر اور اسی قدر شکرانہ فنڈ کی مدات میں ادا فرمائے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ تقریب رخصتانہ بھی ساتھ ہی عمل میں آیا۔

ان جملہ رشتوں کے دینی و دنیوی اعتبار سے بہت زیادہ بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ عبدالحق فضل مبلغ حیدر آباد۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا چھوٹا لڑکا ابو الفیض ناصر احمد B.Com. ابھی بیکار ہے۔ مختلف اداروں میں ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ نیز مئی میں کلکتہ یونیورسٹی کے لاء کے فائنل امتحان میں داخل ہو نیوالا ہے نیز خاکسار کا بھتیجا خلیل احمد کٹک میں سی۔ ٹی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان دونوں عزیزوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ سید کریم بخش۔ صدر جماعت احمدیہ سرلونیا گاؤں

۲۔ میرا لڑکا عزیز سید مظفر احمد سلمہٗ بزرگوں کی دعاؤں سے B. Sc. Engg (1st class) میں کامیاب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی یہ نمایاں کامیابی ہر رنگ میں مبارک کرے اور آئندہ تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت ساتھ ہو۔ آمین۔ خاکسارہ۔ فاطمہ بیگم خورد زرہ

۳۔ محترم نور الدین صاحب صدیقی مبرٹھ کی دو بچیاں اور دو بچے ہائی سکول اور انٹر کا امتحان دے رہے ہیں۔ اسی طرح محترمہ ثروت قمر صاحبہ انٹر سائنس کا امتحان دے رہی ہیں سب کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد عمر تیماپوری مبلغ مرڈرکی۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا پرچہ بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی معلومات اور علمی مضامین سے محروم ہو جاویں)۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔ مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۰۸	مکرم بابو عبد الرزاق صاحب	۱۶۰۰	مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب۔
۱۰۲۲	" حافظ یاسین صاحب احمدی	۱۶۱۴	" چوہدری مسعود احمد صاحب
۱۰۷۹	" مرزا طاہر بیگ صاحب	۱۶۲۳	" ایس آر عبد الرؤف صاحب
۱۰۹۰	" وی۔ محمد صاحب۔	۱۶۷۰	" اے۔ ایچ۔ کمال احمد صاحب۔
۱۰۹۶	" ایس۔ اے۔ رضی اللہ صاحب۔	۱۶۸۲	" منظر الاسلام صاحب
۱۲۲۹	" خلیل احمد خان صاحب۔	۱۷۷۲	" حامد علی صاحب
۱۲۴۸	" سی برکت اللہ صاحب	۱۷۸۷	" محمد وسیم احمد صاحب۔
۱۳۷۳	" محمد بشیر خان صاحب۔	۱۸۴۴	" سید مسعود احمد صاحب۔
۱۴۰۵	" شجاع الدین صاحب۔	۲۰۲۲	محترمہ زینت النساء بیگم صاحبہ۔
۱۴۲۱	" محمد احمد صاحب سولیجہ۔	۲۱۱۶	مکرم مختار احمد صاحب۔
۱۵۲۲	" حنیف خان صاحب	۲۲۱۲	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ۔
۱۵۲۴	گورونانک لائبریری۔	۲۲۶۲	مکرم رحمت اللہ صاحب۔
۱۵۲۸	راما آرٹ پریس۔	۲۲۶۴	" شیخ محی الدین صاحب۔
۱۵۳۲	مکرم مولوی امام علی کٹی صاحب	۲۴۲۴	" منصور خان صاحب۔
۱۵۳۹	" عین العارفین صاحب	۲۴۴۳	" مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب
۱۵۴۱ F	" عبد اللطیف چوہدری صاحب۔	۲۵۲۸ F	" سید مبشر احمد صاحب۔
۱۵۴۵	" عبد الرشید غنی صاحب۔	۲۷۸۳	" ڈاکٹر مبارک احمد صاحب۔
۱۵۴۶	" سید سلام الدین احمد صاحب	۲۸۴۲ F	" ایم۔ وائی۔ ندیم صاحب۔
۱۵۵۲	گلشن بوٹ ہاؤس۔	۲۵۶۴	" کے۔ کے سنگھ صاحب
۱۵۵۷	مکرم ڈاکٹر ابوبکر خان صاحب۔	۲۵۶۷	" جنرل سیکرٹری انجمن ترقی اردو

درخواست دعا

میرے بھائی محمد ظہور الدین صاحب کی بچی بشریٰ بیگم تقریباً ۲۰-۲۲ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ پہلے کچھ دن ٹائیفائڈ کہا گیا اور اب ملیریا کہا جا رہا ہے۔ لمبا عرصہ بخار کی وجہ سے بچی کمزور ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ بچی کی صحت یابی کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد صادق حیدر آباد۔

اسلام کی عالمگیر تبلیغ .... بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

۸۴ سال پہلے بڑے ہی زوردار الفاظ میں مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے فرما چکے ہیں کہ:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔

یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴)

پس احمدیہ جماعت کو امام مہدی کی برگزیدہ جماعت ہونے کے لحاظ سے کبھی بھی غیر مسلم سے معذرت کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ فی زمانہ احمدیت اسلام کی صحیح اور زندہ تصویر کا دوسرا نام ہے۔ اور ہر احمدی اپنے آپ کو اسلام کا نمائندہ سمجھتا ہے۔ اور اپنے علم و عمل کے ساتھ دورِ جدید کے سبھی چیلنجوں کا جواب دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ اس لئے دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے غیر مسلم دنیا پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے کلچرل میلوں کے منانے سے کہیں زیادہ ضرورت دلائل کے انہیں اسلحہ سے لیس ہونے اور اسی علم کلام کے سمجھنے کی ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام نے استعمال کیا۔ اور اپنی جماعت کو اس کی تعلیم دی۔ اور اسی کی برکت سے احمدیہ جماعت دنیا کے جس خطے میں بھی گئی بفضلہ تعالیٰ ہر میدان میں فتح اس کے نام پر لکھی گئی۔ اور وہ دن دور نہیں جب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اس روحانی طاقت کو ساری دنیا تسلیم کر لے گی کہ اسلام کی عالمگیر تبلیغ و اشاعت کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے اسی روحانی طاقت کی اصل ضرورت ہے!!

لندن کے مذکورہ بالا عالمی اسلامی ثقافتی میلہ سے متعلق اخبارات میں ملے جلے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ بعض لوگ تو مغربی دنیا میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں اس میلے سے بہت سی توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ جبکہ دوسرا گروہ بہت سے خدشات کا اظہار کر رہا ہے۔ حقائق کی روشنی میں بین صورت کیا ہونی چاہیئے آئندہ کسی اشاعت میں اس پر بھی تفصیلی گفتگو کی جائے گی انشاء اللہ وباللہ التوفیق۔

بیگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM.
TC. 38/1582 MANACAUD.
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN- 695009.

PHONE NO. 2351
P.B. No. 128.
CABLE:
"CRESCENT."

ہر قسم اور ہر ماڈل کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS – 600004,
PHONE NO. 76360.

عہدیداران مال کی خدمت میں ضروری گذارش
بلا خرچ رقوم چندہ مرکز میں بھجوانے کی سہولت

سٹیٹ بنک آف انڈیا کے ہیڈ آفس نئی دہلی نے ہماری درخواست پر سرکلر AA No.1 ۱۹۷۶ء کیا ہے کہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں قادیان سے باہر کی جماعتوں سے بھجوائی جانے والی رقوم بلا فیس وصول کر کے بھجوائی جائیں۔ ایسی جملہ رقوم M.T. (MAIL TRANSFER) کے ذریعہ سٹیٹ بنک آف انڈیا کی برانچ قادیان میں ہمارے حساب میں جمع ہوں گی۔ اور سٹیٹ بنک کی بیرونی برانچیں رقوم وصول کرتے وقت احباب کو رسید دیا کریں گی۔ اس بارے میں احباب مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں:-

(۱) سٹیٹ بنک آف انڈیا کی قادیان برانچ میں ہمارا اکاؤنٹ (صدر انجمن احمدیہ قادیان) SADR ANJUMAN AHMADIYYA QADIAN. کے نام ہے۔ اس لئے احباب رقوم جمع کراتے وقت فارم پر "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں جمع ہونے کا درج فرمایا کریں۔

(۲) - احباب رقوم جمع کرا کر رسید بنک اور تفصیل چندہ دفتر ہذا کو ارسال فرمایا کریں۔

(۳) - سٹیٹ بنک کے سرکلر کی مصدقہ نقول جملہ جماعتوں کو بھجوادی گئی ہیں۔ اگر کسی جماعت میں سرکلر کی نقل نہ ملی ہو تو مطلع فرمادیں تاکہ دوبارہ بھجوادی جائے۔

(۴) - اُمید ہے احباب اس سہولت سے فائدہ اُٹھا کر قومی مال کی بچت کریں گے۔

خاکسار: عبدالقدیر
محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"دُنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے اور اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ..... ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لیگا ہم اُسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے کچھ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحریک جدید کی اہمیت سمجھ کر اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری یکم مئی ۷۴ء سے ۳۰ اپریل ۷۷ء تک دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت احمدیہ کلکتہ

امیر	مکرم سید محمد نور عالم صاحب ایم۔ اے
سیکرٹری مال	" " " "
" تعلیم	" منشی شمس الدین صاحب
" تبلیغ و تربیت	" ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے۔
آڈیٹر	" منیر احمد صاحب بانی۔
سیکرٹری ضیافت	" میاں محمد حسین صاحب
" امور عامہ	" نصیر احمد صاحب بانی۔
" تحریک جدید	" محمد فیروز الدین صاحب۔
سیکرٹری وقف جدید	مکرم ظفر احمد صاحب پسر میاں محمد حسین صاحب
" جائداد	" محمود احمد صاحب سلیم سہگل۔
" وصایا	" ناصر احمد صاحب بانی پسر میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم۔
" جوبلی فنڈ	" شہزادہ پرویز صاحب۔

جماعت احمدیہ کالیکٹ

سیکرٹری وقف جدید و تحریک جدید	مکرم سی۔ پی۔ عبداللہ کویا صاحب
سیکرٹری جائداد	مکرم ٹی علی صاحب۔

درخواست دُعا:- بہن بشریٰ رشید صاحبہ آرہ (بہار) آئی۔ ایس سی فائنل کا امتحان دے رہی ہیں۔ امتحان شروع ہونے والا ہے احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار بھی امسال بی۔ اے فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ درخواست دُعا ہے۔ خاکسار: منصور احمد حسیمہ قادیان۔

احمدیہ مسلم کانفرنس پونچھ

مورخہ ۲۵، ۲۶ اپریل ۱۹۷۶ء - بروز اتوار - سوموار

پونچھ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی تیسری عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔ نیز جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت خاکسار کو مطلع کر دیں۔
موسم کے پیش نظر دوست اپنے ہمراہ بستر لائیں۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ وارڈ نمبر ۳ - احمدیہ بلڈنگ

مرکز قادیان سے ماہوار رسالہ "المبشر" کا اجراء

قارئین اخبار بدر کو اخبار بدر کی گذشتہ اشاعتوں سے رسالہ "المبشر" کے اجراء کے اغراض و مقاصد کا علم ہوچکا ہوگا۔ امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کے خریدار بن کر رسالہ "المبشر" کی اشاعت کی حوصلہ افزائی فرمائی جائے گی۔ اس کا سالانہ چندہ بارہ روپے ہے۔ خط و کتابت اور رقم بنام منیجر بھجوائی جائے۔

خاکسار: منیر احمد خادم ایڈیٹر و منیجر ماہنامہ المبشر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

ڈاکٹر صاحبان کے اخراجات سفر مرکز ادا کرے گا!

نظارت ہذا کی طرف سے قبل ازیں اخبار بدر میں بھارت میں مقیم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر صاحبان کی توجہ کے لئے ایک ضروری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ اس اعلان میں ایک ضروری بات پہلے درج کرنے سے رہ گئی ہے۔ وہ یہ کہ مغربی افریقہ میں مرکز کی ہدایات کے تحت کم از کم تین سال تک خدمت بجالانے والے ڈاکٹر صاحبان اور اُن کے بیوی بچوں کے اخراجات سفر مرکز کی طرف سے ادا کئے جائیں گے۔ (اگر وہ اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے جانا چاہیں گے) لہذا اس خدمت کے لئے خواہشمند ڈاکٹر صاحبان اپنی درخواستیں معہ ضروری کوائف اور سابقہ تجربہ وغیرہ کی تفصیل (INDUPLICATE) انگریزی میں ٹائپ کر کے اپنی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوادیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دُعا:- (۱) امسال جماعت احمدیہ بھوبنیشور کے عزیزان: سید عطاء الرحیم - سید عبدالرحیم - خورشید احمد - امۃ النعیم - فریدہ بانو - حفیظ احمد آف کیرنگ میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: سید شاہد احمد)

(۲)

مکرم شبیر احمد صاحب جمگاؤں (بہار) سے اپنی گھریلو پریشانیوں اور مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

(ناظر امور عامہ قادیان)